یااللہ عزوجل
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
یارسول اللہ ﷺ
اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان
فیض عالم
بہاولپور، پنجاب۔ پاکستان
بفیضانِ نظر
مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج
محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمۃ
مدیر اعلیٰ
صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی
مدیر
صاحبزادہ محمد عطاالرسول اویسی
مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لیے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

شایانِ شان طریقہ سے منائیں جشن آمدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جمعیت اہل حدیث کے امیر پروفیسر ساجد میر نے وزیر اعظم نواز شریف کے نام خط لکھا ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوسوں پر پابندی لگائی جائے۔ سچ ہے ''جو دل میں ہوتا ہے وہ زبان پر آتا ہے'' نام اہلحدیث غیر مقلد وہابی دیوبندیوں کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ وجلوس سے ضد ہے وہ گاہے بگاہے اپنی ضد کا اظہار کرتے رہتے ہیں اس سال بھی انہوں نے جشن میلاد کے جلسہ وجلوسوں کیخلاف پمفلٹ بازی کے ساتھ حکومت سے بھی پابندی کا مطالبہ کردیا بناء بریں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس مرتبہ زیادہ جوش وجذبہ سے محافل میلاد پاک منائیں اہل اسلام زندہ دلی کے ساتھ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے گھر گھر، نگر نگر، قریہ قریہ، بستی بستی، خوب سے خوب تر ذکر محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل سجا کر ان مردودوں کو بتادیں

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

نہایت ہی مذہبی عقیدت سے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم مچا کر

بتلا دو اِن دشمنانِ دیں کو غیرت مسلم زندہ ہے ان پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اس مبارک ومقدس موقعہ پر دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں سنی میلاد کونسل بہاولپور کے زیر اہتمام ہر سال جلسہ وجلوس جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوتا ہے اس سال بھی طے شدہ پروگرام کے مطابق ۱۲ ربیع الاول شریف کو جامع مسجد سیرانی محکم الدین روڈ بہاولپور میں صبح ۷ بجے جلسہ ہوگا۔ بعد ازاں عظیم الشان جلوس بسلسلہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیرانی مسجد سے روانہ ہو کر گری گنج بازار، چوک بازار، شاہی بازار، فرید گیٹ، بی وی ایچ اسپتال سرکلر روڈ سے ہوتا ہوا میلاد چوک بہاولپور میں اختتام پذیر ہوگا۔ بعد ازاں مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں عظیم الشان میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس ہوگی جس میں علماء کرام سیرت طیبہ کے موضوع پر خطابات فرمائیں گے۔ جلوس کے راستوں اور کانفرنس میں لنگر نبوی اور پانی کی سبیلوں کا وسیع اہتمام ہوگا۔

آپ اس مقدس روحانی، نورانی پروگرام میں مدنی قافلہ کی صورت میں ضرور شریک ہو کر خوش ہوں اور خوشیاں بانٹیں نیز دوجہاں کی برکات حاصل کریں۔ ۱۲ و ۱۳ ربیع الاول شریف کی شب اپنے مکان، دکان، دفتر، ادارے، مساجد اور درسگاہوں پر ضروری چراغاں کر کے اپنی اندھیری قبر کیلئے روشنی کا انتظام کریں۔

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے قبل کے متعلق سوال ہوا؟

میرے حضور قبلہ والد گرامی مفسر اعظم پاکستان فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے ۷ رجب المرجب ۱۳۷۹ھ / ۷ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر بر مکان حاجی احمد دین نزد بستی سالار لاڑ پکا لاڑاں ضلع رحیم یار خان میں تقریر بعنوان ''نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' خطاب فرمایا۔ اس مجمع میں اکثریت دیوبندی مسلک کے لوگوں کی تھی تقریر کے اختتام پر مجمع سے ایک سوالیہ پرچی آئی کہ مولانا یہ بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال قبل از نبوت کس نبی کی پیروی میں رہے؟ یا خود نبی کی حیثیت سے تھے؟ جواب دیں۔

آپ نے دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبل از اعلان نبوت محققین احناف کے نزدیک کسی نبی کی پیروی میں نہیں تھے بلکہ تمام انبیاء کرام آپ کے امتی ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں آپ پیدائشی طور پر نبوت کے وصف سے موصوف تھے۔

قبل از اعلان نبوت آپ وحی خفی اور کشوف صادقہ کے ذریعے شریعت ابراہیمی وغیرہ کے احکامات پر عمل فرماتے اس کی وجہ تو وہی ہے کہ آپ نے چالیس سال بعد صرف نبوت کا اظہار فرمایا ورنہ اس سے قبل آپ وصف نبوت سے موصوف تھے۔ منکرین کی یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ چالیس سال بعد نبی بنے بلکہ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ نہ صرف اندریں عرصہ نبی ہوئے بلکہ عالم ارواح میں بھی آپ کی نبوت کا چرچا تھا بلکہ اس قبل بھی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے اور ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر میں اسے تفصیل سے لکھا ہے

اس تمام تقریر کا خلاصہ مع عربی عبارات کتابی صورت میں بنام ''مصدر السرور بیان النور والظہور'' مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا۔

☆ احناف کے معروف مستند محدث امام ملا علی القادری علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) شرح عمدۃ النسفی کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت قبل از اعلان نبوت اور کس شریعت کے تابع تھے لکھتے ہیں

کان فی مقام النبوۃ قبل الرسالۃ و کان یعمل بماھو الحق الذی ظھر علیہ فی مقام نبوتہ بالوحی الخفی والکشوف الصادقۃ من شریعۃ ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام وغیرھا.

(منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الأکبر، ذکر اثبات نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ

وسلم، صفحہ ۱۸۰، دار البشائر الاسلامیۃ بیروت)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اعلان نبوت) سے قبل مقام نبوت پر فائز تھے اور آپ اپنے اس مقام کی بناء پر وحی خفی اور سچے کشوف کے ذریعے واضح ہونے والے طریقہ ہائے کے مطابق عمل فرماتے جو جدالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کی غیر تحریف شدہ شریعتوں کے موافق ہوتا تھا۔

جمہور کا مذہب اعلان نبوت سے قبل؟

علامہ ابن حجر مکی نے فرمایا جمہور مذہب یہی ہے کہ آپ اعلان نبوت سے پہلے ہی نبی تھے۔ (فتاویٰ حدیثیہ)

مخالف کے پاس کیا دلیل ہے؟

احادیث صحیحہ تفاسیر معتبرہ میں اعلان نبوت سے قبل آپ کے نبی ورسول ہونے کے واضح دلائل موجود ہیں جبکہ قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں جس یہ ثابت کیا جاسکے آپ چالیس سال بعد نبی ورسول ہوئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

محفل سجی ہوئی ہے درود وسلام کی

☆۱۵ دسمبر ۲۰۱۳ء شب پیر شریف کو حضو فیض ملت مفسر اعظم نوراللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز حضرت سید شوکت حسین شاہ قادری رضوی اویسی نے حجاز مقدس سے فون کر کے بتایا کہ گذشتہ دنوں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا باب السلام میں ڈیرہ جمائے بیٹھا تھا کہ ایک بزرگ آئے اور کہا سید صاحب آپ نے محفل سجائی ہوئی ہے یہ فی البدیہی اشعار ذہن میں آئے ہیں۔

محفل سجی ہوئی ہے درود وسلام کی	عالم میں دھوم دھام ہے آقا کے نام کی
کاسہ لئے کھڑے ہیں فرشتے ادھر اُدھر	یہ بھیک چاہتے ہیں درود وسلام کی

فقیر نے ایہ اشعار لکھ لئے یاد مدینہ شریف کے ساتھ قارئین کرام کے ذوق کے لئے پیش خدمت ہیں۔

محترم حضرت مولانا محمد فیاض الحسن سلیمانی اویسی خطیب ملکوال اور الحاج بابا جی محمد حنیف مدنی قادری اویسی سرگودھا قافلہ سمیت مدینہ منورہ جانے کے لئے تیار ہیں دعاؤں کی التجاء ہے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

پیشکش محمد ایاز مدنی اویسی

متعلم جامعہ غوثیہ مدرسۃ المدینہ بہاولپور

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات اوران کے جوابات

از محمد فیاض احمد اویسی مدیر ''ماہنامہ فیض عالم'' جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

ماہ مبارک ربیع الاول شریف کے شروع ہوتے ہی اہل ایمان آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا مرحبا کی دھوم مچا کر خوب خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں ۱۲ ربیع الاول آقا کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن مذہبی عقیدت واحترام کے ساتھ محافل حمد ونعت اور درود وسلام کا انعقاد ہوتا ہے۔ کائنات میں خوشیوں کا اک نرالا سماں ہوتا ہے مگر کچھ ناعاقبت اندیشوں کو اس مبارک موقعہ پر خوشیاں ہضم نہیں ہوتیں وہ طرح طرح کے اعتراضات کر کے امت مسلمہ میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کی سازش مصروف ہوتے ہیں فقیر کو نیٹ پر سے کئی بے تکے اعتراضات پڑھنے کو ملے اگرچہ ''وہی پرانا جال لائے نئی شکاری'' والا محاورہ ہے ان اعتراضات کے محقق ومدلل جوابات علماء متقدمین سلف صالحین دے چکے ہیں فقیر انہیں کے علمی فیض سے کچھ عرض کر دیتا ہے۔

اعتراض 1 ﴿ ۲۳ سالہ دور نبوت میں 12 ربیع الاول کو منائے جانے والی عید یا نکالے جانے والے جلوس کا کوئی ثبوت ملتا ہے تو حوالہ دیجئے؟

جواب ﴿ سب سے پہلے میلاد کے لغوی واصطلاحی معنی پڑھیے میلاد کے لغت میں معنی ہیں پیدائش اور اصطلاح میں اس کے معنی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں آپ کے معجزات وخصائل اور سیرت وشمائل بیان کرنا اور یہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا میلاد منایا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا

يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَأُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ

یعنی اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی

(صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة و عاشوراء والاثنين والخميس، جلد٦، صفحه ٥٦، حديث١٩٧٧)

(السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الصوم، باب فضل يوم عاشوراء، جلد٤، صفحه ٢٨٦، حديث ٨٦٦٠)

☆ نیز ایک حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کیلئے بکرا ذبح فرمایا۔

(الحاوی للفتاوی، حسن المقصد فی عمل المولد، حجۃ اللہ علی العالمین)

اس سے معلوم ہوا کہ میلاد منانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جہاں تک بات ہے مروجہ طریقے سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے یا جلوس نکالنے کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا رہا لوگ ہر چیز احسن سے احسن طریقے سے کرتے رہے، پہلے مساجد بالکل سادہ ہوتی تھیں اب اس میں فانوس، ٹائلز اور دیگر چراغاں کر کے اسے مزین کر کے بنایا جاتا ہے پہلے قرآن پاک سادہ طباعت میں ہوتے تھے اب خوبصورت طباعت میں آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اعتراض 2﴾ تیس سالہ دور خلافت راشدہ میں ایک مرتبہ بھی اگر عید منائی گئی یا جلوس نکالا گیا تو معتبر حوالہ دیجئے۔

جواب﴾ جی ہاں! صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انکا میلاد منایا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ خوشی کا اظہار فرمایا چنانچہ جلیل القدر صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں قصیدہ پڑھ کر جشن ولادت منایا کرتے تھے۔

وَأَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینی　　وَأَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِساءُ

خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن کُلِّ عَیبٍ　　کَأَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَما تَشاءُ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین نہ کبھی میری آنکھوں نے دیکھا اور نہ ہی آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا آپ کی تخلیق آپ کی خواہش کے مطابق ہوئی۔

☆ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خود حضرت حسان کیلئے منبر رکھا کرتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان کیلئے دعا فرماتے کہ اے اللہ! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔ (صحیح البخاری)

میلاد کے اصطلاحی معنی محافل منعقد کر کے میلاد کا تذکرہ کرنا ہے جو ہم نے مذکورہ احادیث سے ثابت کیا ہے، کیا کوئی ایسی حدیث دکھا سکتا ہے کہ جس میں واضح طور پر یہ لکھا ہو کہ میلاد نہ منائی جائے؟ حالانکہ کئی ایسے کام ہیں جو صحابہ کرام نے نہیں کیے مگر ہم اسے کرتے ہیں چونکہ انہیں منع نہیں کیا گیا اور وہ دین کے خلاف بھی نہیں لہٰذا وہ جائز اور روا ہیں۔

اعتراض 3﴾ اس جلوس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ فرض واجب، سنت یا مستحب؟

اعتراض 4﴾ عید الفطر کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری عید ہے، عید الاضحیٰ کے بارے میں بھی فرمایا کہ یہ دن تمہاری عید کا دن ہے آپکی اس تیسری عید کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا ہے؟

جواب: عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا اور اس میں محافل وجلوس نکالنا اہل محبت کا تہوار ہے، نہ فرض ہے نہ واجب بلکہ سنت ومستحب ہے، جیسا کہ مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا نیز محبت والے کاموں کو واضح بیان نہیں کیا جاتا بلکہ اسکی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام نے عرض کی۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (پارہ ۷ سورہ المائدہ آیت نمبر ۱۱۴)

اے رب ہمارے، ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کے ذریعہ ہم تک یہ سوچ منتقل ہوئی کہ جس دن خوان نعمت اترے اس دن عید منائی جائے تو جس دن جان رحمت، باعث تخلیق کائنات، فخر آدم وبنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہو تو اس دن عید کیوں نہ ہو؟

☆ حضرت ابولبابہ بن منذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے ہاں تمام ایام سے زیادہ عزیز ہے اور یہ اللہ تعالی کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے افضل ہے۔ (مشکوۃ باب الجمعہ)

اب جمعہ کا دن عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے کیوں افضل ہے؟ ملاحظہ کیجئے۔

☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت جمعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کا وصال ہوا۔ (ابوداود، ابن ماجہ، نسائی)

تو یہاں اشارہ ملتا ہے یعنی اشارۃ النص سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہو وہ دن عید کا دن ہے تو پھر وہ دن کس قدر مقدس ہوگا جس دن اس دنیا میں ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ سو اب ہمیں جان لینا چاہیے کہ جس دن جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی وہ دن عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، یوم الجمعہ اور شب قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ اسی جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں تمام خوشیوں کے ایام نصیب ہوئے اور رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد خود منایا جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اعتراض 5: اس عید کو منانے کی وجہ سے صرف ہم آپ کے معتوب ہیں یا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین، ائمہ مجتہدین

اور محدثین رحمہم اللہ بھی؟

اعتراض 6﴾ سب سے پہلے یہ عید کب اور کہاں منائی گئی؟ جلوس کب نکلا، صدارت کس نے کی؟ جلوس کہاں سے نکل کر کہاں پر اختتام پذیر ہوا؟

جواب﴾ ہاں آپ نے صحیح کہا اس عید کو نہ منانے کی وجہ سے صرف آپ لوگ ہی معتوب ہو ورنہ رہے صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین ومحدثین رحمہم اللہ، تو وہ تمام لوگ الحمد للہ اپنے اپنے انداز میں میلاد منایا کرتے تھے اور وہ تمام اہل سنت تھے جیسا کہ مستند کتب سے ثابت ہے رہا مسئلہ کہ سب سے پہلے کس نے عید منائی؟ تو ہم پہلے حدیث لکھ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود میلاد منایا کرتے تھے، تو اسکی ابتداء گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمائی نیز جلوس وغیرہ شرعاً جائز وروا ہیں۔

امام مسلم کی روایت کے مطابق جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

(صحیح مسلم، کتاب الزهدو الرقائق، باب فی حدیث الهجرة ویقال له حدیث الرحل، جلد ۱۴، صفحہ ۲۹۷، حدیث ۵۳۲۹)

یعنی تمام مرد وعورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں پر بکھر گئے اور وہ سب یہ نعرے لگا رہے تھے کہ "یَا مُحَمَّدُ، یَا رَسُولَ اللّٰه، یَا مُحَمَّدُ، یَا رَسُولَ اللّٰه" تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نعرے اور جلوس نکالنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی ہوا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا منکرین اس حدیث کے جواب میں کوئی حدیث پیش کریں جس سے عدم جواز ثابت ہو۔

اعتراض 7﴾ دونوں عیدوں کے خطبے تو مشہور ہیں اس عید کا خطبہ کونسا ہے؟

اعتراض 8﴾ دونوں عیدوں کی تو نمازیں بھی ہیں یہ بھی اگر عید ہے تو اس عید کی نماز کیوں نہیں؟

اعتراض 9﴾ دونوں عیدوں کے احکام حدیثوں میں بھی ملتے ہیں، یہ عید احکام سے محروم کیوں؟

جواب﴾ ان سوالات میں غیر مقلدین وہابیوں نے خواہ مخواہ اپنی طرف سے یہ گھڑ لیا ہے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم عید الاضحیٰ اور عید الفطر پر قیاس کرتے ہیں تو جس طرح ان کے خطبات اور نمازیں ہوتی ہیں اسی طرح عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بیان کرو؟ تو آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصطلاحی عید نہیں

ہے کہ جس میں مخصوص عبادات لازم کی گئی ہوں اور روزہ رکھنا حرام کیا گیا ہو بلکہ یہ عرفی عید ہے یعنی عرفاً دنیا بھر کے تمام مسلمان اس دن جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خوشی میں اہتمام کرتے ہیں نیز ایسا نہیں ہے کہ ہم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقیس اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو مقیس علیہ قرار دیتے ہیں بلکہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لفظ عید کا استعمال بمعنی خوشی ہے اور اسکی اپنی جگہ ایک مسلم حیثیت ہے جیسا کہ مذکورہ احادیث سے صراحتاً پتا چلتا ہے۔
مزید اس موضوع پر دلائل کے تفصیلات جاننے کے لئے حضور مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج شیخ الحدیث حافظ محمد فیض احمد اویسی نور اللہ مرقدہٗ کی تصانیفِ میلاد کا مطالعہ کریں۔

☆ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کیوں؟

☆ تعارف شاہ اربل ☆ میلاد نمبر (اول تا سوم) ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور ☆ چراغاں وسجاوٹ کا ثبوت ☆ فضائل و برکات میلاد ☆ غوث العباد فی محفل میلاد ☆ سرکار کی آمد مرحبا ☆ شب میلاد افضل ہے ☆ ۱۲ ربیع الاول ولادت یا وصال؟ ☆ میلاد شریف کے متعلق ایک سو بارہ سوالات کے جوابات۔ ☆ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نوری ☆ میلادی بادشاہان اسلام ☆ شرح حدیث لولاک ☆ افضل شب میلاد یا شب قدر ☆ میلاد جسمانی آمد روحانی

ملنے کا پتہ: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

تذکرہ اولیائے کشمیر (جلد اول)

از حضرت علامہ سید زاہد حسین شاہ نعیمی

کشمیر کو جنت نظیر اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں بے شمار محبوبانِ خدا آرام فرما ہیں۔ زیر تبصرہ 560 صفحات کی ضخیم کتاب میں حضرت شاہ صاحب نے 115 اولیاء کاملین کے حالات وخدمات درج کیے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے شاگردِ رشید ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں نہایت مدلل ومحقق انداز اختیار فرمایا ہے۔
اولیاء کشمیر کے حوالے سے انہیں کشمیر کے قریہ قریہ نگر نگر کا سفر اختیار کرنا پڑا تب وہ اس ضخیم کتاب کو تیار کرنے میں کامیاب ہوئے

شاہ صاحب حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے مکاتیب پر بھی کام کر رہے ہیں عام ہدیہ 450 روپے ہے

منگوانے کا پتہ

ہاشمی پبلی کیشنز: عالم بزنس سینٹر اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد! ماہ ربیع الاول شریف کی آمد آمد ہے عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں تیاریوں میں مصروف ہیں بہت ہی خوش قسمت ہے وہ امتی جو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اظہار مسرت کرتا ہے اور حسب توفیق مال لٹاتا ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت شریف میں لکھتے ہیں

درینجا سند است مراہل موالیدراکہ در شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنندوبذل اموال نمایند

(مدارج النبوت، وصل اول کسیکہ آنحضرت راشیر داد، جلددوم، صفحہ ۲۶، مطبوعہ نولکشور)

میلاد شریف پڑھوانے والوں کے لئے حجت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی رات میں خوشی و مسرت کا اظہار کریں اور خوب مال و زر خرچ کریں۔

یعنی میلاد کرنے والوں کو بشارت ہے کہ وہ اس یوم خوشی کا اظہار کرتے اور راہ خدا میں مال خرچ کرتے ہیں یاد رہے کہ میلاد شریف کی خوشیاں نہ صرف ہمارے ملک پاکستان میں ہیں بلکہ جمیع ملک اسلامیہ میں ہیں بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی مسلمان اس خوشی میں خوب محافل ومجالس منعقد کرتے ہیں فقیر چند ممالک کا ذکر کرتا ہے۔

مختلف ممالک میں محافل عید میلاد

فقیر نے رسالہ ''آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا'' میں اکابر اسلام وعلمائے کرام کی عبادات اوران کے معمولات لکھے ہیں اسکے بعد کسی اور دلیل کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی مزید تسلی کے لئے امت مسلمہ کا عمل بھی لکھ دوں تاکہ اہل اسلام کو تسلی ہو کہ جس امت کے لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا کہ

لا تجتمع أمتي علی ضلالة　　　میری امت کا گمراہی پر اجتماع نہ ہوگا۔

(المقاصد الحسنة للسخاوی، صفحه ۷۱۶، دار الکتاب العربی)

سو اس معنی پر ان کا میلاد شریف کے اجتماع سے واضح ہو جائے گا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اور مستحسن عمل ہے۔
یاد رہے کہ دنیا کے مختلف ممالک جہاں اہل ایمان رہتے ہیں کہیں ذاتی طور پر کہیں اجتماعی اور کہیں مملکت کے انتظام سے محافل میلاد منعقد ہوتی آئی ہیں اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منایا جاتا رہا ہے جو اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیام قیامت جاری رہے گا اور وہ یہ بھی نہیں کہ کبھی کبھار اور کسی ایک خاص علاقہ یا ملک بلکہ ہر صدی کے ائمہ وعلماء ومشائخ نے لازال (ہمیشہ) اور ''شرقاً وغرباً'' مشرق ومغرب کے کونے کونے میں محافل ومجالس میلاد کا انعقاد ہوا۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تصانیف

اہل علم کو معلوم ہے کہ مصنفین اپنی تصانیف کی کبھی وجہ تالیف بتاتے ہیں حضرت سلطان ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف " المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونسبه الطاهر " کی وجہ تالیف لکھتے ہیں کہ
'' جیسا کہ ان جماعہ نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زاہد، قدوہ، معمر ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الرحیم بن ابراہیم بن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ میں تھے تو آپ ولادت نبویہ کے موقعہ پر کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کو کھلاتے اور فرمایا کرتے کاش کہ اگر مجھے وسعت رزق ہوتی تو میں اس تمام ماہ مبارک میں ہر روز محفل میلاد منعقد کرتا۔ میں (مؤلف لکھتے ہیں) ظاہری ضیافت سے عاجز ہوں اس لئے میں نے چند اوراق لکھ دیے تا کہ یہ حقیقی ومعنوی نوری ضیافت ہو جائے جو زمانہ کے صفحات پر ہمیشہ باقی رہے۔

(المورد الروی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونسبه الطاهر، صفحه ۱۷، مکتبة القرآن، مصر)
اس رسالہ میں امام علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوۃ رحمۃ اللہ علیہ چند مشہور محافل میلاد کا بیان بھی فرماتے ہیں۔

مکہ شریف میں محفل میلاد شریف کی دھوم

مکہ مکرمہ میں جوش وخروش سے میلاد منایا جاتا ہے شیخ قطب الدین الحنفی رحمۃ اللہ علیہ بارہ ربیع الاول کو اہل مکہ کا معمول لکھتے ہیں

یزار مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المکانی فی اللیلة الثانیة عشر من شهر ربیع الأول فی کل عام، فیجتمع الفقهاء والأعیان علی نظام المسجد الحرام والقضاة الأربعة بمکة المشرفة بعد صلاة

المغرب بالشموع الكثيرة والمفرعات والفوانيس والمشاغل وجميع المشائخ مع طوائفهم بالأعلام الكثيرة ويخرجون من المسجد الى سوق الليل ويمشون فيه الى محل المولد الشريف بازدحام ويخطب فيه شخص ويدعو للسلطنة الشريفة،ثم يعودون الى المسجد الحرام ويجلسون صفوفًا في وسط المسجد من جهة الباب الشريف خلف مقام الشافعية ويقف رئيس زمزم بين يدى ناظر الحرم الشريف والقضاة ويدعو للسلطان ويلبسه الناظر خلعة ويلبس شيخ الفراشين خلعة. ثم يؤذن للعشاء ويصلى الناس على عادتهم، ثم يمشى الفقهاء مع ناظر الحرام الى الباب الذى يخرج منه من المسجد، ثم يتفرقون. وهذه من أعظم مواكب ناظر الحرام الشريف بمكة المشرفة ويأتى الناس من البدو والحضر وأهل جدة، وسكان الأودية فى تلك الليلة ويفرحون بها.

(كتاب الاعلام بأعلام بيت اللّٰه الحرام فى تاريخ مكة المشرفة،صفحه ٣٥٥،٣٥٦،المكتبة العلمية،مكه المكرمة)

ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔(تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت کے لئے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور اس سلطنتِ شریفہ کے لئے دعا کرتا ہے۔ پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف رُخ کر کے مقامِ شافعیہ کے پیچھے مسجد کے وسط میں بیٹھ جاتے ہیں اور رئیسِ زم زم حرم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بعدازاں قاضی بادشاہِ وقت کو بلاتے ہیں حرم شریف کا نگران اس کی دستار بندی کرتا ہے اور صاحبانِ فراش کے شیخ کو بھی خلعت سے نوازتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان ہوتی اور لوگ اپنے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہاء آتے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔

تعارف: تاریخ مکہ میں یہ کتاب لاجواب ہے ۹۸۰ھ میں مکمل ہوئی اور سلطان مراد کے نام سے معنون ہوئی جرمنی اور قاہرہ میں چھپی ہے اسکے مصنف رحمۃ اللہ ۹۹۱ھ میں فوت ہوئے آپ مؤرخ، محدث، مفسر، مفتی، فقیہ، شاعر نہایت فصیح

عربی دان اپنے وقت کے امام تھے آپ کا خاندان کئی پشتوں سے علم وفضل میں ممتاز چلا آرہا ہے ۹۱۰ھ لاہور میں پیدا ہوئے آپکا خاندان مکہ معظمہ ہجرت کر گیا امام سیوطی کے شاگردوں سے علم حاصل کیا بعد فراغت مکہ معظمہ مدرسہ اشرفیہ میں مدرس رہے پھر مکہ معظمہ کے مفتی مقرر کیئے گئے اور حرم کے خطیب بھی صفا کے قریب مدرسہ بنایا سلطان سلیمان سلطان سلیم وسلطان مرادترک بادشاہان آپکے بڑے قدردان تھے کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

فائدہ﴾ اس طرح کا بیان فقیر نے رسالہ ''آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا'' میں علامہ جمال الدین مصنف جامع اللطیف کے حوالہ سے بھی لکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ عرصہ دراز سے اس طرح ہوتا چلا آرہا ہے اسکے بعد ہر صدی میں یہ سلسلہ رہا یہاں تک کہ نجدیوں کے حرمین کے قبضہ تک اسی شان وشوکت سے مولد النبی (ولادت گاہ) میں انعقاد میلاد جاری رہا نجدیوں کی شومی قسمت سے اب وہ چرچے برسرعام نہ رہے لیکن انکی رکاوٹ کے باوجود حرمین طیبین بالخصوص مدینہ طیبہ میں بدستور میلاد شریف کے چرچے جاری ہیں۔

رہے گا یوں ہی انکا چرچا رہے گا ۔۔۔ پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

مصر میں جشن ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ملک مصر کی علمی مرکزیت سے کسی کو اختلاف نہیں مشاہیر ائمہ واولیاء ومشائخ وعلماء فقہاء ومحدثین اکثر اسی ملک میں رونق افروز رہے یہاں کے چند محافل میلاد کا ذکر کردوں مصر میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات کا ذکر کتاب ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں شیخ محمد رضا ان الفاظ میں کرتے ہیں

ہمارے زمانہ میں بھی مسلمانانِ عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔خاص طور پر شہر قاہرہ میں اس روز ظہر کے بعد ایک پیادہ جلوس کمشنر آفس کے سامنے سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان کی طرف روانہ ہوتا ہے۔مصر میں یہ مبارک دن حکومت کی طرف سے منایا جاتا ہیں۔خود شاہ وقت یا ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔شاہ کے پہنچنے پر فوج سلامی دیتی ہے پھر وہ شامیانے میں داخل ہوتے ہیں پھر صوفیہ اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لئے وہاں حاضر ہوکر ذکر میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرماتے ہیں ختم محفل پر حاکم مصر میلاد کا بیان کرنے والے کو شاہانہ خلعت عطا فرماتے ہیں پھر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے شربت پلایا جاتا ہے۔

(محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ ۲۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ محمد عالم آسی نے لکھا ہے ''شیخ جامع ازہر (مصر) کی تازہ ترین اطلاعات جو اخبار ''الایمان'' پٹی ضلع لاہور کو موصول

ہوئی ہیں ان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سلطان مصر اور اہلیان مصر قدیم سے اس تقریب میں خصوصیت کے ساتھ اپنا اخلاص ظاہر کرتے ہیں خصوصاً ان اطلاعات کا یہ حصہ قابل ذکر ہے کہ جب ماہ ربیع الاول کا ہلال نظر آتا ہے تو اہلیان مصر اس ماہ کو ماہ عید سمجھ کر تیاری میں لگ جاتے ہیں اور تمام ملک مصر میں اس عید کے موقع پر تمام کاروبار بند کئے جاتے ہیں۔ خود شاہ مصر اپنی جیب خاص سے بہت بڑی رقم خرچ کیا کرتے تھے۔ جن سڑکوں پر خیموں لگائے جاتے ہیں ان کی سجاوٹ پر اس قدر دل کھول کر شاہ مصر روپیہ خرچ کرتے ہیں کہ مخالفین آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ یکم تا بارہ ربیع الاول تک بدستور جاری رہتا ہے اور اس دن صبح کو خود شاہ مصر یا ان کا کوئی نائب حاضر ہو کر باقاعدہ جلوس کے ساتھ ''مشہد حسینی'' میں حاضر ہوتے ہیں اور وہاں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی آپ کے احسانات دنیا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و وفات کی سوانح پوری تفصیل کے ساتھ واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔

امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ابی بکر قسطلانی شارح بخاری لکھتے ہیں کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں''

خطہ ہند میں محافل میلاد پاک

ہندوستان کے مسلمان بھی اپنے طور پر یہ سعادت حاصل کرتے رہے لیکن باقاعدہ تحریک کے طور پر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات یہاں کب سے شروع ہوئیں اس پر غور کریں تو یہ صورت سامنے آتی ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے اس کے بعد ہمیشہ کی طرح مسلمانانِ ہند نے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم میں پناہ ڈھونڈی۔

سید حسن مثنی ندوی لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۰ء میں حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلواری نے اپنی بستی پھلواری شریف میں تحریک میلاد کا آغاز کیا لیکن اس سے بھی پہلے مولوی خدا بخش خاں وکیل نے محفل میلاد کا اہتمام کیا اور وہاں حضرت شاہ صاحب نے پہلی مرتبہ سیرۃ طیبہ زبانی بیان کی۔ انہوں نے مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے حضرت شاہ سلیمان پھلواری نے ۱۳۰۲ھ میں زبانی بیان سیرت کا سلسلہ ماہ مبارک ربیع الاول سے شروع کیا چاند رات سے شب دوازدہم (۱۲) تک ہر روز بیان سیرت ہوتا تھا اور اس لگن کے ساتھ اس کا اہتمام انہوں نے کیا کہ ۱۳۰۲ھ سے آج تک اس کا سلسلہ نہیں ٹوٹا اور وہ ذہن تیار کر دیا کہ جو بڑا فریضہ سمجھ کر اسے ادا کرتا ہے قصبہ پھلواری شریف تحریک کا مرکز بن گیا اور وہاں سے یہ آواز سارے صوبے میں اور پھر سارے ملک میں خیبر سے رنگون تک جا پہنچی انہوں نے انجمن اسلامیہ پٹنہ، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، انجمن حمایت اسلا

انجمن حمایت اسلام لاہور اور اجلاس ندوۃ العلماء، سب کو سیرت طیبہ کا پلیٹ فارم بنا دیا۔ ان کے صاحبزادہ مولانا شاہ حسن میاں پھلواری نے نئے انداز کی ''میلاد الرسول'' کتاب لکھی جو ۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی۔

فائدہ: پھلواری مرحوم کی یہ پہلی تصنیف نہ تھی بلکہ اس سے قبل بھی ہزاروں تصانیف ہر زبان میں شائع ہوئیں ہمارے دور تک تو صرف خطہ و پاک میں اتنا کثیر التعداد میلاد شریف کے موضوع پر شائع ہوئیں اور ہو رہی ہیں کہ انکی گنتی انسانی امکان سے باہر ہے اگرچہ مخالفین بھی انکار میں زور لگا رہے ہیں لیکن کیا ہوتا ہے

مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے　　　　نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچہ تیرا

ایک صدی پہلے جلوس نبوی کا منظر

شہر لاہور کے بعض علماء نے عامۃ المسلمین کے نام ایک اپیل جاری کی جس میں وضاحت کی گئی تھی کہ (بعض روایات کے مطابق) گو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش بھی ہیں۔ اس لئے حلقہ بگوشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دن لطف و مسرت میں گزارنا چاہیے۔ لاہور میں عید معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوسوں کی ایک روایت موجود تھی اور ایسے جلوسوں میں بھی موچی دروازہ کے مسلمان پیش پیش ہوا کرتے تھے جن میں حاجی غلام قادر اور حافظ معراج دین کے نام لئے جاتے ہیں۔ پھر حزب الاحناف کے سربراہ مولانا دیدار علی شاہ مرحوم کی کوششوں سے ایک بڑا جلوس مرتب ہونے لگا۔ ۱۹۳۰ء میں انجمن توحید المسلمین، موچی دروازہ کے زیر اہتمام ایک پرشکوہ جلوس منظم کیا گیا۔ ''کوہستان'' نے اس جلوس کی تاریخ ۱۹۳۳ء لکھی ہے احسان بی اے کے ایک مضمون میں ہے ''لاہور میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس سب سے پہلے ۵ جولائی ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ کو نکلا یہ جلوس ۱۹۴۰ء تک باقاعدہ نکلتا رہا۔

راولپنڈی میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات کے حوالے سے حکیم محمد ایوب حسن لکھتے ہیں راولپنڈی میں یہ سلسلہ ایک مدت سے جاری ہے۔

اس کی ابتدا اس زمانے میں ہوئی جب پٹی ضلع لاہور سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ایمان کے ایڈیٹر مولانا عبدالمجید قریشی نے یہ تحریک شروع کی کہ سارے ملک میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جائیں ان کی اس تحریک پر سارے برصغیر کے شہروں میں سیرت کمیٹیاں قائم ہوئیں اور عید میلاد النبی منانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں علامہ اقبال کی تقریر

اخبار ایمان پٹی ضلع لاہور کا ذکر آیا ہے تو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۹۳۵ کے جلسے اور جلوس میں حکیم الامت علامہ اقبال کی تقریر کا ذکر سنئے علامہ اقبال جالندھر چھاؤنی کے جلسے اور جلوس میں شامل تھے آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا چند سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ خدا تعالیٰ مولود شریف کے ذریعے سے اس امت کو متحد کرے گا مجھے ایک عرصہ تک حیرت رہی کہ یہ واقعہ کس طرح رونما ہوگا اب تحریک یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر کو حقیقی طور پر نمایاں کر دیا ہے اس سے پہلے ۱۹۲۹ء تا ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال نے دیگر اکابر ملت کے ساتھ عید میلاد کے جلسوں وجلوسوں کے انعقاد کی تحریک کی اخبارات میں یہ بیان شائع ہوا اتحاد اسلام کی تقویت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام واجلال حضور کی سیرت پاک کی اشاعت اور ملک میں بانیان مذاہب کا صحیح احترام قائم کرنے کے لئے ۱۲ ربیع الاول کو ہندوستان کے طول وعرض میں ایسے عظیم ترین تبلیغی جلسوں اور مظاہروں کا انتظام کیا جائے گا۔

اس اپیل پر علامہ اقبال کے علاوہ سید غلام بھیک نیرنگ، مولانا غلام مرشد، مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی، پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا قطب الدین عبدالولی، دیوان سید محمد، مولانا قمر الدین سیالوی، مولانا فاخر الہ آبادی، سید حبیب مدیر "سیاست" پیر سید فضل شاہ جلالپوری، مولانا علی الحائری اور مولانا محمد شفیع داؤدی وغیرہ کے دستخط تھے۔

غرض حضور سرور انبیاء، حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے ظہور پاک کے حوالے سے خوشی منانے، محافل منعقد کرنے، جلوسوں وغیرہ کے ذریعے شوکت کا اظہار کرنے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگان دین کے اقوال وارشادات واضح ہیں ہمیں مسرت وانبساط اور عقیدت کی محفلیں سجانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیے لیکن اس میں عامۃ المسلمین کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے کسی وضعی روایت کا سہارا نہیں لینا چاہیے اسی طرح جلوسوں مظاہروں میں ہر غیر اسلامی، غیر اخلاقی حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے ورنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ناراض ہو جائیں گے۔

محفل میلاد پر اعتراضات کے جوابات

یہ تو ہر سمجھدار انسان جانتا ہے جسے جس سے ضد ہوتی ہے وہ اس چیز سے بچنے کے لئے ہزاروں حیلے بہانے بناتا ہے یہی حال مخالفین میلاد کا ہے کہ انہیں ذکر میلاد ایسے چبھتا ہے جیسے ابلیس کو۔ اسی حیلے بہانے پر انہوں نے چند سوالات گھڑے ہیں فقیر ان کے سوالات کے جوابات عرض کرتا ہے۔

سوال ﷺ اگر ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں خوشی کا اس طرح اظہار ضروری ہوتا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ

وسلم کے دور میں ایسا کیوں نہیں ہوا؟

جواب: جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے سلسلے میں خوشی کا تعلق ہے تو علامہ سیوطی نے بیہقی کی شعب الایمان کی روایت سے ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مدینہ منورہ میں اپنا عقیقہ کیا حالانکہ آپ کا عقیقہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ کی پیدائش کے ساتویں روز ہی کر دیا تھا اور عقیقہ زندگی میں ایک بار ہی کیا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اپنا عقیقہ کرنا (جب کہ پہلے آپ کا عقیقہ ہو چکا تھا) اس امر کی دلیل ہے کہ ہر مخلص مسلمان کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانی چاہیے۔

سوال: میلاد کے لئے جلسے جلوسوں کی ضرورت ہی کیا ہے، بس صحابہ کرام کی طرح سادہ لفظوں سے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں؟

جواب: ہر نیک کام کے لئے مثلاً اشاعت اسلام اور فضائل حج و قرآن کے لئے ہم سب جلسے کرتے ہیں جلوس بھی نکالتے ہیں تو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جلسہ و جلوس کیوں ناجائز ہو گیا پاکستان میں قائداعظم اور علامہ اقبال کا سالانہ یوم ولادت شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ جس کے جلوسوں میں مخالف شریک بھی ہوتے ہیں دھواں دھار تقریریں بھی کرتے ہیں اور اشارۃً یا کنایۃً اس پر لب تنقید نہیں کھولتے تو سرکار دو عالم محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و مرتبہ تو ہمارے وہم و تخیل سے بھی وراء الوراء ہے بلکہ یہ کائنات ہست و بود اسی جان نور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض وجود ہے۔

گر ارض و سماں کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہوں گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

کائنات کے اس شہنشاہ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سلسلے میں جتنی بھی خوشی کی جائے کم ہیں۔

سوال: بیان میلاد کے لئے اتنا بڑے اہتمام کا کیا مطلب؟

جواب: اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات ولادت کو بیان کرنا ممنوع ہے تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ واقعات کیوں بیان فرمائے مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں۔ حدیث میں ہے کہ وقت ولادت ایک نور عظیم ظاہر ہوا جس کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شام کے محلات نظر آ گئے۔ یہ احادیث صحیح بخاری کی ہیں جو قرآن مجید کے بعد روئے زمین پر سب سے صحیح کتاب ہے ایسی کئی اور احادیث بھی بیان کی جا سکتی ہیں مگر عاقل کو اشارہ ہی کافی ہے۔

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور معمولات صحابہ کرام

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات واحادیث ولادت کو بیان کرنا غلط ہے تو صحابہ کرام نے یہ غلطی کیوں کی کہ احادیث وسیر کا بے شمار ذخیرہ ان کی روایات سے بھرا پڑا ہے جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ کے سلسلے میں بیان کی ہیں اور جلیل القدر محدثین اور ارباب سیر نے انہیں نقل کیا ہے حق یہ ہے کہ اصولاً کسی ایسی محفل کے انعقاد سے اختلاف نہیں کیا جاسکتا جس کا مقصد شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنا ہو اور چونکہ آیات ولادت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہی کا حصہ ہیں اس لئے اُن کے بیان پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ علاوہ یہ کہ کسی کی آنکھ پر تعصب کی پٹی بندھی ہو اور وہ واقعات وحقائق کو اپنے خود ساختہ مفروضات کی عینک ہی سے دیکھتا ہو یا کسی کے دل پر بغض وعناد کی مہر لگ چکی ہو۔

احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ذکرِ انبیاء کی محفلیں منعقد کیا کرتے تھے۔

علامت محبت ﴿ یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان کو جس چیز سے زیادہ محبت ہو اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے حدیث پاک ہے

من أحب شيئا أكثر ذكره — جو چیز کسی کو محبوب ہو وہ کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔

(کنز العمال، الباب الاول فی الذکر وفضیلته، فصل فی الذکر وفضیلته، جلد ۱، صفحہ ۴۲۵، حدیث ۱۸۲۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے کوئی بد باطن ہی انکار کرسکتا ہے۔ حضور جان نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، دین کا لازمی جزو ہے جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، مال ودولت اولاد، والدین اور اپنی ذاتی محبت پر بھی غالب نہ آجائے ایمان مکمل نہیں ہوتا

محمد (ﷺ) کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت رسول صحت ایمان کی شرط ہے۔ (شفا شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الایمان صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان، جلد ۱، صفحہ ۲۴، حدیث ۱۴)

تم میں سے کوئی اس وقت مومن نہیں ہوگا جب تک میں اسے ان کے والدین، اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو

جاؤں۔

چرچا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا☜ محبت کی ایک لازمی علامت جیسا کہ حدیث کے حوالے سے اوپر بیان کیا جا چکا ہے کثرت ذکر ہے حدیث میں آتا ہے کہ جبریل امین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کو کیسے بلند فرمایا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اکثر ایسے مواقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاموشی حکمت الٰہی کی غماض ہوتی تھی کیونکہ جبریل علیہ السلام بارگاہ الٰہی سے پیغام خاص لے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے جس کے ادب میں آپ خاموش رہتے تھے اور اسے سننا چاہتے تھے۔ قرآن کریم آپ کی اس خصوصیت عظیمہ کو یوں بیان فرماتا ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۳،۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو نہیں کی جاتی ہے۔

(یعنی جب تک امر و اشارہ خداوندی نہ ہو زبان نہیں کھولتے)

حضور خاموش رہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي — جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں ساتھ تمہارا ذکر ہوگا۔

(مسند ابی یعلی الموصلی ،باب من مسند ابی سعید الخدری، حدیث ۱۳۸۰ ، جلد۲ صفحہ ۵۲۲، دار المامون للتراث ، دمشق)

ورفعنالک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر — ذکر اونچا تیرا بول بالا ہے تیرا

فائدہ☜ اس حدیث قدسی سے ثابت ہوا کہ وہی ذکر الٰہی مقبول ہے جس کے ساتھ حضور کا ذکر بھی ہو کسی نے کیا خوب فرمایا

خدا کے سب ہیں بندے پر خدا ملتا نہیں ان کو — خدا ملتا ہے ان کو جو بنے بندے محمد کے (صلی اللہ علیہ وسلم)

محافل میلاد☜ اس لئے ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ سے زیادہ محفلیں منعقد کرنا دین کا لازمی تقاضا ہے اس کی صورتیں تو مختلف ہو سکتی ہیں لیکن جو محفل اس مقصد کے لئے منعقد کی جائے اسے کسی بھی طرح معرض تنقید نہیں بنایا جا سکتا اس میں دین کی خرابی اور آخرت کی بربادی ہے۔

کیا ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ نہیں اگر ہے اور یقیناً ہے تو اس سلسلے میں منعقد کی جانے والی محفل یعنی محفل میلاد پر کیوں اعتراض کیا جائے۔ صرف اسی لئے کہ اہل اسلام قدیم الایام سے کرتے چلے آ رہے ہیں اور نجدی نے اسے بدعت کہہ کر بند کرنے کی کوشش کی۔

بدعت کا جواب ﴿ اگر میلاد بدعت ہے تو سیرت کانفرنسیں کہاں کی سنت ہیں اگر یہ سنت ہیں تو میلاد بدعت کیوں حالانکہ مقصد تو دونوں کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص وفضائل بیان کر کے اہل اسلام کے ایمان کو تازہ کرنا ہے۔ نبی تو ہوتا ہی وہی ہے جو عام انسانوں (بشریت) کی سطح سے بلند تر ہو۔ نبی کی پیدائش کے موقع پر خوارق عادات کا ظہور ہوتا ہی اس لئے ہے کہ اہل دنیا کو پتہ چل جائے کہ یہ نومولود کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ سراپا اعجاز ہے اور براہ راست اللہ تعالیٰ کے سرچشمۂ قدرت سے مستفیض ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقعہ پر خوارق کا ظہور باری تعالیٰ کے عجائبات قدرت کا خصوصی کرشمہ ہے جو کہ علم وایمان کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے اور محفل میلاد کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ لوگ آیات ولادت سنکر اپنے ایمان کو تازہ کریں اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں پر اتمام حجت کریں

ذکر آیات ولادت کیجیے — مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں

یارسول کی کثرت کیجیے — غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل

سوال ﴿ محفل میلاد جس طرح آج کل منائی جاتی ہے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایسا ہوا یا خلفائے راشدین کے دور میں اس طرح کی محافل میلاد منعقد کی گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت (۱۲ ربیع الاول) کو اس انداز سے منایا گیا کہ جلسے کئے گئے اگر حضور کے دور یا خلفائے راشدین کے دور میں جو دینی اعتبار سے واجب التقلید ادوار ہیں ایسا نہیں ہوا تو اس کی شرعی حیثیت کیا رہ جاتی ہے کہ اس قدر اہتمام سے اسے منعقد کیا جائے۔

جواب ﴿ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اپنی موجودہ صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور یا خلفائے راشدین کے دور میں نہیں تھیں اور بعد میں ایجاد ہوئیں مگر انہیں عبادت سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ مثلاً

مسافر خانے ﴿ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نہیں تھے بعد میں بننا شروع ہوئے لیکن ان کی تعمیر ایک نیک کام سمجھی جاتی رہی ہے۔

دینی مدارس ﴿ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مستقل دینی مدارس نہیں تھے اور بعد میں بننا شروع ہوئے۔ سبھی ان کو دینی ضرورت سمجھتے ہیں کہ ان کے بغیر دین کی اشاعت ناممکن ہے۔

تصوف کے مشاغل ﴿ صوفیہ کے اجتہادات کا نتیجہ ہیں جو اپنی موجودہ شکل میں قرون اولیٰ میں نہیں تھے اور بعد میں ایجاد کئے گئے ہیں۔

قرآن پر اعراب ﴿ نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھے اور نہ ہی خلفائے راشدین کے دور میں بلکہ یہ دور بنوامیہ

حجاج بن یوسف کے حکم سے لگائے گئے اور کسی نے انہیں بدعت قرار نہیں دیا یہی حال پاروں اور رکوع اور رموز واوقاف کی تعین کا ہے یہ بھی بعد کا کام ہے۔

فقہ کے مسائل ﴾ علوم اسلامیہ کی تدوین وتقسیم اور ترتیب وتنظیم سب بعد کی ہے تصوف کی طرح فقہ کے بیشتر مسائل فقہاء کے اجتہادات کا نتیجہ ہیں جنہیں اب تک درست تسلیم کیا جاتا ہے اور سوائے غیر مقلدین وہابیہ کے جو آٹے میں نمک کے برابر ہے کوئی بھی ان پر اعتراض نہیں کرتا۔

طریقہ وعظ وتبلیغ ﴾ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وعظ وتلقین کا طریقہ کا بالکل نیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی سے ثابت نہیں کہ انہوں نے مزے لے لے کر لحن وسرور کے انداز میں کبھی وعظ فرمایا ہو اور آج تقریباً تمام علماء اس پر عمل پیرا ہیں۔ ذرا تبلیغی جماعت کے طریقہ تبلیغ پر بھی تو غور کیجئے۔ حدیث سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹولیاں بنا بنا کر تبلیغی چکر لگایا کرتے تھے یا اس طرح کی تبلیغ کے لئے صحابہ کو چار چار ماہ گھر سے باہر نکل جانے کا حکم دیتے تھے اور ان سے ''تبلیغی چلے'' کٹوایا کرتے تھے۔ نہ یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ، عیدین اور حج کے علاوہ کوئی اور مستقل تبلیغی اجتماع منعقد کیا کرتے تھے۔

سیرت کانفرنسیں ﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنا اچھی اور ضروری بات ہے لیکن تاریخ یا حدیث کہیں سے ثابت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین کے دور میں اس طرح سیرت کانفرنسیں منعقد ہوا کرتی تھیں جن پر بھاری بھرکم اخراجات اُٹھائے جاتے ہوں اور یوں غایت درجہ کا اہتمام کیا جاتا ہو۔

سیاسی ودینی جلوس ﴾ ضروریات پوری کرنے کے لئے حکومت کے سامنے جلسے اور جلوسوں کے بارے میں مخالفین کا کیا حال ہے۔ کیا کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں ایسا ہوا۔ قرن اوّل سے نہیں تو امیہ یا بنو عباس یا سلاطین مابعد کے ادوار سے ہی ثابت کر دیجئے۔ آخر ضروریات زندگی اسوقت بھی تھی تاریخ میں بارہا ایسے مواقع بھی پیدا ہوئے ہیں جب مسلمانوں کو اپنی سیاسی وفوجی قوت واتحاد کے مظاہرہ کی ضرورت تھی لیکن اس وقت ایسا کیوں نہیں کیا گیا۔ اگر اسلامی قوت وعظمت کے اظہار کے لئے ''شوکت اسلام'' کے جلوس کی ضرورت تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیوں نہیں فرمایا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باغیان اسلام کے لئے اپنی سیاسی قوت کا مظاہرہ کرنے کے لئے ایسا اہتمام کیوں نہیں فرمایا۔ اگر موجودہ دور میں اہل دین طبقہ کو اپنی سیاسی وحدت وطاقت کا مظاہرہ کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے ۱۲ ربیع الاول شریف سے بہتر اور کونسا دن ہو سکتا ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو جذباتی وابستگی بھی ہے۔ آخر اس دن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جلسے اور جلوس نکالنا کیوں بُرا ہو گیا۔

سوال ﴿ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مروّجہ انداز سے منانے سے خرچ بہت آتا ہے اور بہت سی چیزیں ایسی کی جاتی ہیں جو اسراف کے زمرے میں آجاتی ہیں۔ جھنڈیاں لگانا، محرابیں اور دروازے بنانا، سواریاں تیار کرنا، جلسہ گاہ آراستہ کرنا بہت بڑے سرمائے کا کام ہے اور اسلام کا یہ سرمایہ اس سے بہتر کاموں پر خرچ کرنا چاہیے جس کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا ہے اور جنہیں سرانجام دے کر ہم محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

جواب ﴿ اگر یہ اسراف ہے تو آپ تبلیغی وسیاسی ومذہبی جلوس میں ایسا کیوں کرتے ہیں دراصل خوشی کے مواقع پر ایسا کرنا اسراف میں نہیں آتا۔ واللہ اعلم بالصواب

مزید ابحاث تصانیف میلاد میں ہیں۔

فقط

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان

شام میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والے صحابی درخت کی دریافت

اسلام آباد (خورشید ربانی) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والے اس مبارک درخت کو دریافت کرلیا گیا ہے جس کو ۱۴۵۹ سال قبل حضور کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اس صحابی درخت کی موجودگی کا انکشاف اردن کی اس دستاویزی فلم کے ذریعے ہوا جسے دنیا بھر میں پذیرائی نصیب ہوئی۔ یہ مبارک درخت وہ ہے جس کو حضور کی قربت نصیب ہوئی اور اس نے حضور سے نسبت کا اعزاز یوں پایا کہ سرکار پر سایہ کناں رہا یعنی اپنی محبت کی چھاؤں نورِ نبوت پر نچھاور کرتا رہا۔ ترمذی شریف میں ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضور اس وقت 12 سال کے تھے جب انہوں نے ابوطالب کے ساتھ شام کے سفر میں شریک ہونے کی خواہش ظاہر کی اور جس کا احترام کیا گیا۔ تجارت کی غرض سے شام جانے والے اس قافلہ نے بیت المقدس کے قریب بصرہ کے مقام پر قیام کیا اور راستہ میں موجود ایک گھنے درخت کے سائے میں کچھ وقت گزارا۔ کتب تاریخ وسیرت میں درج ہے کہ صحابی درخت نے اپنی شاخیں فرط جذبات اور عقیدت کیساتھ آپ کے سر مبارک پر جھکا دیں تھیں۔ ایک روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا کی درخواست پر گرجا میں تشریف لے گئے تو وہ حضور کے نور سے جگمگا اٹھا تھا۔ اردن کے علاقہ صفوی میں موجود اس مبارک درخت کی حقیقت سے متعلق دستاویزی فلم میں اردن کے شاہ عبداللہ، دوم شہزادہ غازی بن محمد، ڈاکٹر محمد سید رمضان، شیخ الحبیب عمر بن فتیح، پروفیسر حسین نصر اور شیخ عبدالحکیم مراد کی آراء بھی شامل ہیں جنہوں نے اس کے حقیقی ہونے کی گواہی دی اور اس کی زیارت کو اپنے لئے بڑی سعادت قرار دیا۔ قریباً ساڑھے 14 سو سال قبل حضور سے ملاقات کا شرف پانے والے اس درخت کی ایک لق ودق صحرا میں موجودگی جہاں قدرت کا کرشمہ ہے وہیں اہل اسلام کے لئے محبت اور عقیدت کا ایک مرکز بھی بن گیا ہے کہ اسے حضور سے نسبت حاصل ہے۔ حضور نے اس درخت کے سائے کو اپنے لئے قبول کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بقائے دوام بھی بخشا اور دنیا کے لئے اپنی قدرت کی ایک نشانی بھی بنا دی کہ اصحاب بصیرت ویقین کا ایمان تازہ ہو۔ محققین نے وہ شاہراہ بھی دریافت کرلی ہے جہاں سے ابوطالب کا قافلہ اس صحابی درخت تک پہنچا تھا۔ عشاق رسول کے لئے یہ صحابی درخت یقیناً ان روحانی قوتوں کا سبب بنے گا جو حیات جاوداں کا باعث ہیں۔

(اخبار نوائے وقت راولپنڈی 9 دسمبر 2013)

مکہ مکرمہ حرم شریف کی تعمیر و توسیع ہو رہی ہے

محمد فیاض احمد اویسی مدیر ''فیض عالم'' بہاولپور کا سفر حج

صفاء و مروہ کی سعی سے فارغ ہو کر باب المروہ سے باہر آئے حرم مکہ کی جدید تعمیر کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے اس لئے اس سال (۱۴۳۴ھ) حجاج کرام کی تعداد پچھلے سالوں کی نسبت کم ہے ہمیں دلچسپی ہوئی کہ جدید تعمیر کے متعلق معلومات حاصل کی جائے نیٹ سے بہت ساری معلومات ملیں جو قارئین کے ذوق مطالعہ کے لئے شامل اشاعت ہیں۔

مسجد الحرام جدید تعمیر و توسیع کے مراحل میں

زمین پر قائم ہونیوالی پہلی مسجد مسجد الحرام جزیرہ نما عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں واقع ہے مسجد الحرام کے وسط میں بیت اللہ شریف ہے جس کی جانب رُخ کر کے دنیا بھر کے مسلمان دن میں 5 مرتبہ نماز ادا کرتے ہیں۔

اس مقدس مسجد کی تعمیر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی۔ اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسجد آج کے مقابلے میں بہت چھوٹی تھی۔ ترکیوں کے عثمانی دور میں اس مسجد کو تقریباً موجودہ صحن کے رقبے تک توسیع دی گئی۔ مسجد الحرام کی توسیع کا کام مختلف ادوار میں جاری رہا۔ سب سے بڑی توسیع 1993ء میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں ہوئی۔

حال ہی میں سعودی عرب کے بادشاہ عبداللہ نے حاجیوں اور معتمرین کی تعداد میں مسلسل اضافے کے باعث مسجد الحرام میں تعمیر و توسیع کا ارادہ کیا ہے جسے دنیا کی معروف انجینئرنگ کمپنی ایٹکن (Atkin) سرانجام دے رہی ہے۔

اس منصوبہ کے مطابق مسجد الحرام میں باب عمرہ اور باب فتح کے درمیان ایک اور باب شاہ عبداللہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس دروازہ کا ڈیزائن تمام دروازوں سے الگ ہے یہ کُل پانچ دروازے ہیں جو مطاف سے منسلک ہیں۔ دروازہ کی دوسری جانب صحن کو ہموار کر دیا جائے گا اور ساتھ ہی ایک منزل کا اضافہ بھی کیا جائے گا جس کی دس راہداریاں ہوں گی۔ ہر راہداری پر ایک مخصوص ڈیزائن کے شیڈز لگے ہوں گے یہ راہداریاں نماز پڑھنے والوں کے لئے اس طرح بنائی جا رہی ہیں کہ ہر نمازی کو خانہ کعبہ واضح نظر آئے گا۔ مستقبل میں اس جیسی راہداریوں کو کعبہ کے چاروں طرف تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ جس سے مسجد الحرام ایک دائرے کی شکل اختیار کر جائے گی اور اس میں 50 لاکھ افراد کی گنجائش پیدا ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ حرم کے صحن میں مسجد نبوی کی طرز کی چھتریاں نصب کی جائیں گی جن کے سائے میں لوگ نماز ادا کر سکیں گے۔ نئے

توسیعی منصوبے میں طواف کرنے کی جگہ کی توسیع کا بھی جائزہ لیا جارہا ہے۔ مسجد الحرام سے ملحقہ دو بڑے فائیو اسٹار ہوٹلز جن کی مالیت اربوں ڈالر ہے کو بھی آنے والے سالوں میں منہدم کر کے اس جگہ کو بھی مسجد الحرام کی حدود میں شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔

مسجد کے امور کے نگران اعلیٰ شیخ صالح الحسن نے میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ حجاج کرام اور زائرین کو آرام دہ ماحول مہیا کرنے کے لئے شاہ عبداللہ نے مسجد میں مکمل ایئر کنڈیشننگ سسٹم نصب کرنے کا حکم دیا ہے۔

سعودی اخبار کی رپورٹ کے مطابق خانہ کعبہ کے توسیع منصوبے میں جدید گاربج ڈسپوزل سسٹم اور سیکیورٹی سسٹم کی تنصیب کے ساتھ ساتھ سن شیڈز بھی نصب کئے جائیں گے۔ سعودی حکومت کے ایک ذمہ دار صدر محمد الخوزیم کا کہنا ہے کہ توسیع کے بعد مزید 12 لاکھ افراد کی گنجائش پیدا ہو سکے گی۔ الخوزیم کا کہنا ہے کہ توسیع منصوبے میں طواف اور رمی کی جگہ میں بھی توسیع کرنا شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کی جگہ میں موجودہ گنجائش 44 ہزار تک ہے اس توسیع کے بعد ایک لاکھ اٹھارہ ہزار کی گنجائش پیدا ہو سکے گی۔

خانہ کعبہ کے اردگرد طواف والی جگہ کے اوپر تین راستوں والا ایک منزلہ مطاف بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تو تعمیر شدہ مطاف ایسے ستونوں سے تیار کیا جائے گا جو جب چاہے ہٹائے اور لگائے جا سکیں یہ انجینئرنگ کا کارنامہ ہوگا۔ اس طرح خانہ کعبہ کا طواف کرنے والوں کی موجودہ گنجائش 40 ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ 50 ہزار فی گھنٹہ ہو جائے گی۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا حصہ جس طرح تین منزلہ بنایا گیا ہے اسی طرح خانہ کعبہ کے اردگرد زمین سطح کے علاوہ نئی تعمیر شدہ منزلوں پر بھی طواف جاری رہے گا۔ اس منصوبے کے تحت گراؤنڈ فلور پر طواف کی جگہ میں 27 میٹر کی توسیع کی جائے گی۔ مطاف میں توسیع کے لئے پہلی، دوسری اور تیسری منزلوں پر چھجوں والے حصوں کو ہموار کر دیا جائے گا۔ اس حصے کو ضعیف، کمزور، معذور خواتین اور حضرات کو ویل چیئر پر طواف کرنے کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ یہ توسیع ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اور انشاء اللہ یہ منصوبہ ۲۰۲۰ء میں مکمل ہو جائے گا جس پر اربوں ریال کی لاگت آئے گی۔

اطلاعات کے مطابق مستقبل میں مسجد الحرام کی عمارت کو ایک دائرے کی شکل دی جائے گی جس کے بعد اس میں 50 لاکھ افراد کی گنجائش فراہم ہو سکے گی۔

سعودی حکومت ریل کے بھی ایک بڑے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ آنے والے برسوں میں جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو ریلوے نظام کے ذریعے ملا دیا جائے گا۔ اس ٹرین کی رفتار 450 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔ اس طرح زائرین جدہ ایئر پورٹ سے مکہ اور مدینہ تک با آسانی سفر کر سکیں گے۔ فی الحال ٹرین منیٰ و عرفات اور مزدلفہ میں حجاج کرام کی خدمت پر

معمور ہے۔

مسجد الحرام کے متعلق دلچسپ معلومات

اس وقت مسجد الحرام کی تین منزلیں ہیں جن میں لاکھوں نمازی عبادت کر سکتے ہیں مسجد کے کل ایک سو بارہ چھوٹے بڑے دروازے ہیں۔ حرم شریف میں داخلے کے لئے دو میناروں والے چار بڑے دروازے باب عمرہ، باب فتح، باب فہد اور مرکزی دروازہ سعودی عرب کے پہلے فرمانروا شاہ عبدالعزیز کے نام پر موسوم ہے۔ مسجد کے اندر ایئر کنڈیشنز اور برقی سیڑھیاں بھی نصب کی گئیں ہیں۔ بیرونی واندرونی مقامِ عبادات کو شامل کر کے مسجد الحرام کا کل رقبہ چالیس لاکھ آٹھ ہزار بیس مربع میٹر ہے اور حج کے دوران اس میں چالیس لاکھ بیس ہزار افراد سما سکتے ہیں۔

مسجد الحرام میں چار ہزار لاؤڈ اسپیکرز، تین ہزار چھ سو چالیس پنکھے، اکیس ہزار بلب، نو بڑے مینار جنکی لمبائی نوے میٹر اور ان میں 14 سرچ لائٹس نصب ہیں۔ ہر سرچ لائٹ میں بیس بلب ہیں جن کا پاور تیرہ ہزار پانچ سو واٹ ہے۔ چار سو پچاس الیکٹرک گھڑیاں نصب ہیں جو مختلف زبانوں میں وقت بتاتی ہیں۔ ہر گھڑی کمپیوٹر سے منسلک ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا کلاک ٹاور حرم شریف کے باب عبدالعزیز کے سامنے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس بلند و بالا ٹاور پر نصب جرمن ساختہ یہ کلاک لندن کے بگ بین سے 6 گنا بڑا ہے۔ اس کی اونچائی 662 میٹر یعنی 2 ہزار فٹ ہے۔ اس ٹاور کے چاروں اطراف 4 بڑے بڑے گھڑیال نصب کئے گئے ہیں جن پر بڑے حروف میں اللہ لکھا ہوا ہے۔ گھڑیال کو حرم سے 7 کلومیٹر کے فاصلے تک با آسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ گھڑیال پر 21 ہزار سفید اور سبز لائٹیں لگائی گئی ہیں جو نماز کے وقت روشن ہوتی ہیں اور منفرد منظر پیش کرتی ہیں جس کی روشنی کو 30 کلومیٹر دور سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سولہ ایسی لیزر اسکائی لائٹس بھی نصب کی گئی ہیں جو شعاعوں کی شکل میں اللہ کے نام کو آسمان پر روشن کرتی ہیں۔ گھڑیال میں طاقتور لاؤڈ اسپیکر بھی نصب کئے گئے ہیں جن سے مسجد الحرام میں ہونے والی اذان کئی کلومیٹر تک سنی جا سکتی ہے۔ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے درمیان ایک ٹرین سروس بھی حاجیوں اور معتمرین کی خدمت انجام دے رہی ہے۔

ترجمہ قرآن کنزالایمان

اردو ترجمہ قرآن پاک کے لئے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا ترجمہ ''کنزالایمان'' پڑھیں اور دیگر احباب بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دیں۔

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے ہیں

۵ نومبر ۲۰۱۳ء کو جب مدینہ منورہ سے جدائی ہو رہی تھی باب جبریل باب النساء کی جانب نماز عشاء ادا کرنے کے بعد روتے روتے ہمیں وہاں سے آنا پڑا اب جب وہ سہانے لمحات یاد آتے تو دل تڑپ جاتا ہے اور بہزاد صاحب کے لکھے اشعار نیٹ سے پڑھے تو پڑھتا ہی رہا۔ آپ بھی پڑھیں اپنا ذوق بڑھائیں

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے ہیں قلب حیراں تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام وسحر وہ سکونِ دل و جان و روح و نظر
یہ انہی کا کرم ہے انہی کی عطا ایک کیفیتِ دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیفِ دوام وہ صلوٰۃ سکوں آفریں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملی جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی
جس جگہ نور رہتا ہے شام وسحر وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی

پڑھ کے نصر من اللہ فتح قریب جب ہوئے ہم رواں سوئے کوئے حبیب
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر یہ تمنائے قلب حزیں رہ گئی

طیبہ کی زمیں خلد بریں باغ ارم ہے
کیا رحمت عالم کا وہاں فیضِ کرم ہے

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر خوب خوشیاں منائیں چند تجاویز

جب کائنات میں کفر و شر، دہشت، بربریت کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ انسانی معاشرہ میں روحانی، اخلاقی اور اجتماعی قدریں نہ ہونے کے برابر تھیں ایسے میں ۱۲ ربیع الاول پیر شریف کو مکہ مکرمہ میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ایک نور چمکا جس نے اکوانِ عالم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدار رسالت، محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر مادر گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔ کفر و ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ شاہ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آ گیا، چودہ کنگرے ٹوٹ گئے، ایک ہزار سال سے شعلہ زن آتش کدہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبۃ اللہ کو وجد آ گیا، بت سر کے بل گر پڑے اور ہر طرف نور ہی نور چھا گیا۔

مظلوم انسانوں کو ایک ایسے محسن اعظم عطا ہو گئے جو خلق کے سرور، شافع محشر، بحر سخاوت، قاسم کوثر اور نور مجسم ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے

میلاد شریف کی خوشی ☜ ابولہب جو کہ کافر تھا اس کو اپنے بھتیجے کی آمد کی خوشخبری ملی تو اس نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کنیز ''ثویبہ'' کو آزاد کیا تھا۔ مرنے کے بعد بعض گھر والوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا تو جواب دیا کہ تم سے جدا ہو کر مجھے خیر نہ ملی مگر اس انگلی سے پانی ضرور ملتا ہے جس سے میں نے کنیز ''ثویبہ'' کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری شریف)

جب ایک کافر کو پانی کی نعمت کی خوشی ملتی ہے تو مسلمان کتنے خوش نصیب ہیں جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں۔ ہمارے دیوانوں اور ایوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ اٹھتی ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ○ (پارہ ۳۰، سورۃ الضحیٰ، آیت ۱۱) اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہمارے لئے تمام نعمتوں سے افضل ہے لہٰذا ہمیں اس نعمت عظمیٰ کا خوب خوب چرچا کرنا چاہیے اور خوشی کے اظہار پر سب سے بڑے جشن کے طور پر مناتے ہوئے چراغاں، جلوس، نذر و نیاز، محفل میلاد منا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ ''عیدوں کی عید'' ہے۔

میلاد پاک کی خوشی میں شامل ہوں دنیا بہتر اور قبر روشن کریں

آپ سے درخواست ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی خوشی کا اظہار کرنے میں ہر ممکن طور پر حصہ لیں وہ اس طرح کہ

☆ ربیع الاول شریف میں اپنے گھر دفاتر پر چراغاں، بینرز و جھنڈے آویزاں کریں۔

☆ اپنے گھر اور علاقے کی مسجد اور مدرسے میں محفل میلاد کا انعقاد اور خاص کر شب ولادت صبح صادق کے وقت محفل بہاراں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین تصور میں ڈوب کر قیام کر کے صلوٰۃ وسلام کے گلدستے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعائیں مانگیں قبولیت کی گھڑی ہے۔

☆ مخیر حضرات کاروباری وصنعت کار اپنی مصنوعات میں خصوصی رعایت %12 فیصد فرما کر اس خوشی میں شامل ہوں اور اعلانات و بینرز آویزاں کریں، معانقہ اور مصافحہ کیجئے، مٹھایاں تقسیم کیجئے، جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسٹیکر بانٹیں

☆ سینوں پر نعلین پاک اور گنبد خضرا والے بیج لگائیں، میلاد لنچ، ڈنر اور پارٹیز کا انعقاد کریں۔

☆ اور ہوسکے تو زیادہ سے زیادہ غرباء میں راشن اور کپڑے کی تقسیم اور کار خیر کے ساتھ ساتھ سبیل نذر و نیاز اور علم کی ترویج کے لئے علماء کرام کی دینی کتب تحفے میں دیکر نعمت کا اظہار کریں۔

☆ اور سب سے بڑھ کر ایک دوسروں کو ”جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کی مبارک باد بذریعہ عید کارڈ، ذاتی ملاقات فون اور پیغامات (SMS/E-mail) بھیجیں اور عید مبارک کا رواج عام کریں کہ جس طرح رمضان المبارک اور عید الاضحیٰ پر کرتے ہیں۔

☆ اگر آپ عالم دین ہیں تو اپنے خطبوں اور وعظ میں عوام الناس کو سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کی ترغیب دلائیے

☆ معلم ہیں تو اپنے شاگردوں کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کی ترغیب کریں۔

☆ جج، جسٹس یا وکیل ہیں تو بار عدالتوں اور بار کونسلوں میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے سیمینار، کانفرنسیں اور مصطفوی قوانین کا چرچا کریں۔

☆ یہ عیدیں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ملی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ محفل میلاد کرنے کے خواص میں یہ امر مجرّب ہے کہ اس سال امن وامان رہتا ہے اور ہر مراد پانے میں جلدی خوشی ملتی ہے۔

(مواہب لدنیہ از حضرت سیدنا امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ)

تعاون کی چند صورتیں

☆ اگر آپ عالم دین ہیں تو اپنے متعلقین و متوسلین کو جلسہ و جلوس میں آنے کا پابند کریں۔

☆ اگر آپ خطیب/امام ہیں تو اپنے خطبات بالخصوص جمعۃ المبارک کے موقع پر ۱۲ ربیع الاول کے جلوس کی افادیت خوب بیان کریں۔

☆ اگر آپ کسی انجمن/تنظیم کے صدر ہیں تو آج ہی ہنگامی اجلاس بلا کر تمام عہدیداران واراکین کو جلسہ و جلوس میں آنے کی دعوت دیں۔

☆ اگر آپ کا گھر یا دوکان جلوس کی گزرگاہ پر ہے تو شرکاء جلوس عاشقان رسول ﷺ کیلئے پانی کی سبیل کا ضرور اہتمام کریں۔

☆ اگر آپ کسی حلقے کے ممبر (یا کونسلر) ہیں تو اپنے حلقے سے شاندار جلوس لے کر آئیں۔

☆ اگر آپ کسی تعلیمی ادارے کے سربراہ ہیں تو اپنے طلبہ کو جلسہ و جلوس میں شرکت کا پابند کریں۔

☆ خواہ کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے آپ کا تعلق ہے اس مبارک پروگرام کو کامیاب کرنے میں اہم کردار ادا کریں۔

☆ ۱۲ ربیع الاول کی شب کو اپنے گھر، دکان، دفاتر اور درسگاہوں پر چراغاں کر کے اپنی اندھیری قبر کیلئے روشنی کا اہتمام کریں۔

اهم گزارشات

جملہ مساجد اہل سنت کے ائمہ کرام، خطباء عظام و مساجد انتظامیہ کمیٹی سے گزارش ہے کہ ربیع الاول شریف کا مبارک چاند نظر آتے ہی اپنی اپنی مساجد میں نعت و درود و سلام کی محافل کا اہتمام کریں اور اہل اسلام کو ۱۲ ربیع الاول شریف کے مقدس دن کی فضیلت سے آگاہ کریں اور جلسہ و جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ آغاز جامعہ اویسیہ رضویہ مسجد سیرانی بہاولپور اختتام میلاد چوک اور عظیم الشان میلاد کانفرنس عیدگاہ بہاولپور میں شرکت کرنے کی دعوت دیں۔

یکم تا ۱۲ ربیع الاول شریف کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اجتماعی طور پر ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' ''یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک'' تین چار مصرعے ضرور پڑھیں تاکہ اجتماعیت کے ساتھ پوری فضاء درود و سلام کی پر کیف آواز سے معطر و منور ہو جائے۔ تنظیم المساجد اہل سنت بہاولپور کے زیر اہتمام گزشتہ ۳۰ سالوں سے یکم تا ۳۰ ربیع الاول شریف بہاولپور کی

مختلف مساجد و مقامات پر محافل میلاد کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ آپ بھی اپنی مسجد میں محفل کا اہتمام فرمائیں۔ (میلاد کونسل بہاولپور)

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ بانی میلاد چوک بہاولپور

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے ایک سال (۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۱۰ھ) کو بہاولپور کی سرکاری انتظامیہ سے مطالبہ فرمایا کہ گلزار صادق چوک کو میلاد چوک کا نام دیا جائے افسران نے سنی ان سنی کر دی تو آنے والے سال (۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء) پھر آپ نے ایک تحریری قرارداد پیش فرمائی کہ گلزار صادق چوک کو میلاد چوک کا نام دیا جائے اللہ بھلا کرے سید مسعود شاہ صاحب سابق کمشنر بہاولپور کا انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی قرارداد منظور کی اور آنے والے سال ۱۴۱۲ھ سے پہلے گلزار صادق چوک سے میلاد چوک سرکاری کاغذات میں منظور ہو چکا تھا اور بورڈ بھی آویزاں کر دیا گیا۔ اب چوک پر پیتل کی سنہری لکھائی سے نہایت ہی خوبصورت انداز میں سنگ مرمر کے ستون پر جلی حروف میں میلاد چوک لکھا ہوا صدیوں تک اہل بہاولپور کو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی یاد تازہ کراتا رہیگا

ابو عبداللہ ہاشم محمد اعجاز اویسی

دفتر فیض عالم بہاولپور

دعا صحت کی اپیل

☆ نباض قوم پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی (گوجرانوالہ)

☆ حضور فیض ملت کے شاگرد رشید حضرت علامہ فیض احمد چشتی خانپور نورنگہ بہاولپور

☆ ڈاکٹر عبدالغفور نسیم بہاولپور

☆ حضرت علامہ ملک محمد بخش صاحب جامعہ مصباح القرآن بہاولپور

☆ مجاہد اہل سنت علامہ مولانا علامہ محمد حنیف اختر (خانیوال)

کئی عرصہ سے بیمار ہیں

قارئین کرام دعائے صحت کی اپیل ہے (ادارہ)

دعائے مغفرت کی اپیل ہے

☆ برادرِ طریقت محترم جناب حاجی شیخ محمد سرور اُویسی (اویسی بک اسٹال گوجرانوالہ) کے والد گرامی حاجی محمد طفیل قادری رضوی ۱۴ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ کو انتقال فرما گئے۔ موصوف حضرت شیخ طریقت نباض قوم مفتی ابوداؤد حاجی محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ (گوجرانوالہ) کے مرید صادق تھے۔ سچے عاشق رسول فرشتہ صفت انسان تھے۔ صلح کلیت کے مرض سے کوسوں دور تھے۔

نماز جنازہ کنز العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر محمد آصف اشرف جلالی (لاہور) نے پڑھائی۔ سوئم شریف کا ختم جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ میں ہوا جس میں مقتدر علماء کرام مشائخ عظام شریک ہوئے۔ جبکہ چہلم شریف کی تقریب ۲۷ دسمبر جمعۃ المبارک کو جامع مسجد حیدری کاموں کے منڈی میں ہوئی۔ اس موقعہ پر ان کے ایصال ثواب کے لئے حضرت علامہ مولانا محمد رمضان اُویسی کی مدلل ومحقق تصنیف "حقیقت ایصال ثواب" تقسیم کی گئی۔

☆ محترم صغیر احمد کوریجہ (فوٹو پوائنٹ بہاولپور) کے محترم ومکرم والد گرامی حاجی محمد نواز کوریجہ فوت ہوئے۔

☆ صوفی غلام رسول فریدی (بستی ہڑیاں) لودھراں کے جواں سال داماد عبدالستار فوت ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مرحومین کے لئے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں دعائے مغفرت کی گئی اور قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

محترم محمد عمیر اویسی کی والدہ ماجدہ فوت ہوئیں

☆ عزیز محترم محمد عمیر اویسی باب المدینہ (کراچی) کی محترمہ والدہ ماجدہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئی۔ انہوں نے اپنی ماں کی یاد میں چند اشعار روانہ کئے قارئین کرام کی خدمت میں دعائے مغفرت کی اپیل کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

آج جو بھی ہوں تیری دعاوں کے سبب سے ہوں
میں اس دنیا میں معظم تیرے ادب سے ہوں

یہ تیری برسوں کی ریاضت کا صلہ ہے ماں
کہ آج بھی طفل ہوں اور تیرے مکتب سے ہوں

پھولوں کی ہے مہکار مگر تیری کمی ہے
چڑیوں کی ہے چہکار مگر تیری کمی ہے

قسمت نے کیا دولت ممتا سے ہے محروم
دولت کا ہے انبار مگر تیری کمی ہے

گلشن میں گلابوں کی کمی کوئی نہیں ہے
کہتا ہے دل زار مگر تیری کمی ہے

حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے وصال کے بعد جو رسائل رکتب شائع ہوئیں

محترم قارئین کرام حضور قبلہ فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ کا وصال شریف ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو ہوا آپ نے چار ہزار کے قریب ۴۰ علوم وفنون پر اہل اسلام کی رہبری ورہنمائی کے لئے یادگار تصانیف تحریر فرمائیں آپ کی زندگی میں دو ہزار سے زائد کتب ورسائل شائع ہو چکے تھے جس سے خلق خدا رہبری ورہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ آپ کے وصال کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت تک یہ جاری رہے گا۔ چند تالیفات جو حال ہی شائع ہوئیں ان کا مختصر تعارف حاضر ہے

تیرے دشمن سے کیا رشتہ ہمارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دورہ حاضرہ میں صلح کلیت کا مرض اہل ایمان میں بڑی تیزی کے ساتھ سرایت کر رہا ہے۔ زیر نظر رسالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے قرآن وحدیث سے ثابت فرمایا ہے کہ ایمان یہی ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر سب کچھ قربان کیا جائے۔ ایک مومن کا اول وآخر ظاہر وباطن اہم ترین رشتہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ وبے ادب سے مسلمان کا کیا رشتہ؟ تفصیل کے لئے رسالہ کا مطالعہ کریں۔

خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زیر تبصرہ رسالہ امام جلال لدین سیوطی کی تصانیف میں سے ہے۔ جس میں انہوں نے ایک سو سے خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اس کا اردو ترجمہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا۔

آداب زندگی

زیر نظر رسالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے زندگی گذارنے کے سنہری اصول ارشاد فرمائے ہیں جن کو اپنانے سے انسان دنیا کی زندگی کامیاب اور آخرت میں نجات حاصل کر سکتا ہے۔

تینوں رسائل بزم اویسیہ رضویہ گوجرانوالہ نے شائع کئے ہیں۔ منگوانے کے لئے کال کریں

محمد عثمان اویسی

03327376393

حزب النصر

زیرنظر رسالہ الشیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس میں انہوں نے اس حزب (وظیفہ) کو پڑھنے کا طریقہ لکھا ہے حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ نے اردو میں اس کے پڑھنے کی ترتیب اور فوائد لکھے ہیں۔ بزم فیضانِ اُویسیہ باب المدینہ (کراچی) نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ منگوانے کے لیے کال کریں

محمد نعمان اویسی

03343184596

کعبے کا کعبہ

زیرنظر رسالہ میں حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ نے دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا قبلہ ہیں عام ہدیہ 40 روپے۔

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور